حدیث کو متعدد ابواب میں نقل کر کے اس سے مختلف مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ ترتیب و تالیف کے لحاظ سے سنن نسائی کا پایہ بہت بلند ہے[14]

سنن نسائی صحاح ستہ کا رکن عظیم ہے۔ مگر افسوس کہ تعلیقات، حواشی اور شروح کی طرف کم توجہ کی گئی تاہم علامہ جلال الدین سیوطی (م911ھ) نے زہر الربیٰ کے نام سے اس کی تعلیق لکھی۔ علامہ محمد بن عبدالہادی سندھی (م1138ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م327ھ) نے اس کے علمی حواشی لکھے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے (م1408ھ) اس کی شرح لکھی ہے جو التعلیقات السلفیہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م1238ھ) نے اس کا اردو میں ترجمہ اور شرح لکھی ہے جو مطبوع ہے۔

امام ابو یعلیٰ موصلی (م307ھ)

امام ابو یعلیٰ موصلی کا نام احمد بن علی تھا۔ 207ھ میں موصل میں پیدا ہوئے[15] اور 307ھ میں سو سال کی عمر میں موصل ہی میں ان کی وفات ہوئی[16]

ان کے اساتذہ میں محدث کبیر امام یحییٰ بن معین (م233ھ) کا نام آتا ہے۔ اور تلامذہ میں محدث ابن حبان (م354ھ) اور امام ابو حاتم رازی (م377ھ) کے نام ملتے ہیں۔ امام صاحب کے حفظ وضبط، عدالت وثقاہت اور تبحر علمی پر علمائے کرام نے اتفاق کیا ہے اور ان کو عادل وثقہ اور حافظ و ضابط لکھا ہے[17]

مسند کبیر و مسند صغیر۔ امام ابو یعلیٰ موصلی نے دو مسندیں لکھیں ان کی مشہور مسند صغیر ہے۔ اس کو ترتیب کے لحاظ سے جامع بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م1176ھ) نے مسند صغیر کو حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے[18]

مسند صغیر کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حافظ ابن کثیر (م774ھ) نے جامع المسانید و السنن اور علامہ محمد بن سلیمان (م1094ھ) نے جمع الفوائد من جامع الاصول و جمع الزوائد میں اس کی حدیثیں درج کی ہیں[19]